ڈاکٹر ابرار احمد مغل

آزاد کشمیر میں دس قادیانی خاندانوں کا قبولِ اسلام

آزاد کشمیر کے ضلع کوٹلی میں ایک عرصے سے قادیانیت کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں باعثِ تشویش تھیں لیکن مشکل اور کٹھن حالات میں بے سروسامانی کے عالم میں چند نوجوانوں نے اس بات کا عزم کیا کہ ریاست کے مسلمانوں کے فتنۂ قادیانیت سے بچائیں گے اور قادیانیت کے ناسور سے اس دھرتی کو پاک کریں گے۔ الحمدللہ! تحریک تحفظِ ختمِ نبوّت کی محنت وکاوش سے ریاست بھر میں قادیانیت کی حقیقت عیاں ہو رہی ہے اور منکرینِ ختمِ نبوّت اپنے منطقی انجام کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ قادیانی کفر عیاں ہونے پر قادیانیت کو چھوڑ کر اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں روز بروز الحمدللہ اضافہ ہو رہا ہے۔ گزشتہ دو ماہ کے دوران ضلع کوٹلی کے صرف ایک گاؤں گوئی سینی کے دس خاندان قادینیت سے تائب ہو کر اسلام کے دامن میں آ گئے، جو اہلِ اسلام بالعموم اور ختمِ نبوّت کے محاذ پر کام کرنے والے کارکنان کے لیے خوشی کا پیغام ہے۔ جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی علامت ہے، تحریک تحفظِ ختمِ نبوت کے کارکنان کی محنت سے الحمدللہ قادیانیت کا دجل وتلبیس پوری ریاست میں عیاں ہو رہا ہے اور وہ دن دور نہیں جب ریاست کے چپے چپے کو قادیانیت کے ناپاک وجود سے پاک کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

امریکی ومغربی اور خصوصاً صہیونی قوتوں کی پشت پناہی کے باوجود قادینی مکر وفریب اور دجل ودھوکا عیاں ہو رہا ہے اور جہاں جہاں قادیانیت پہنچی ہے وہاں تہاں علمائے ختمِ نبوّت اور ناموس رسالت کے مشن کے چوکیدار، ان کا پیچھا کر رہے ہیں۔ مولانا محمد علی جالندھری مرحوم نے استعارے کے طور پر فرمایا تھا کہ اگر قادیانی چاند پر بھی چلے جائیں تو ہم وہاں بھی ان کا پیچھا کریں گے۔ ہم اس کی تعبیر یوں کریں گے کہ قادیانی آسمان کی بلندیوں اور زمین کی تہوں تک جہاں بھی چلے جائیں، ہمارا عزم ہے کہ ہم ہر جگہ ان کا تعاقب جاری رکھیں گے۔ (ان شاء اللہ)

تاہم ضرورت اس امر کی ہے کہ ختمِ نبوّت کے محاذ کی جماعتیں، ادارے اور شخصیات مسلک ومکتب سے بالاتر ہو کر قادیانیت کے طریق کار بلکہ طریق واردات کا اچھی طرح مطالعہ کریں، سمجھیں اور جوابی ودعوتی اسلوب کے فرق کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی پالیسیاں طے کریں، میڈیا اور انٹرنیشنل لابنگ جیسے محاذوں پر زیادہ توجہ اور کام کی ضرورت ہے۔ قادیانی سرگرمیوں کی وجہ سے آزاد کشمیر کے ضلع کوٹلی کی صورت حال انتہائی گھمبیر تھی، صرف اس ایک ضلع میں قادیانیوں کی ڈیڑھ درجن کے قریب ارتدادی اور کفریہ سرگرمیاں ایک عرصہ سے جاری ہیں۔ خصوصاً سرحدی علاقوں میں قادیانیوں کی یلغار زیادہ ہے اکثر سادہ لوح عوام لاعلمی اور قادیانی فتنے کو نہ سمجھتے ہوئے جہالت کی وجہ سے قادیانیت کا شکار ہو چکے ہیں۔ جس کی براہِ راست ذمہ داری مذہبی حلقے پر عائد ہوتی ہے، جنھوں نے عقیدۂ ختمِ نبوّت کے تحفظ اور اس کی اہمیت سے عوام کو

آ گاہ ہی نہیں کیا۔ مذہبی راہنماء، علماء کرام و مشائخ عظام نے یہ سمجھ لیا کہ چالیس سال قبل اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد دوبارہ اس مسئلے سے عوام کو آگاہ کرنا ضروری نہیں۔ جب کہ قادیانیوں نے آج تک اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم ہی نہیں کیا بلکہ دیدہ دلیری سے شعائر اسلام کو استعمال کر کے مسلمانوں کو دھوکا دے کر اُنھیں دین اسلام سے دور کر رہے ہیں، سادہ لوح عوام تو کیا اپنے آپ کو پڑھا لکھا کہنے والا طبقہ بھی قادیانیت کے کفریہ عقائد سے بے خبر ہے۔ تحریک کے زیرِ اہتمام گزشتہ مہینے میں ہونے والی کانفرنسوں میں بے شمار ایسے لوگ ملے جنھوں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں آج پہلی مرتبہ عقیدۂ ختمِ نبوّت کی اہمیت اور قادیانی فتنے کے بارے میں معلومات ملیں۔ الحمد للہ ان اجتماعات اور تبلیغی کانفرنسوں نے عوام کے اندر ایک شعور بیدار کر دیا، تحریک تحفظ ختمِ نبوّت آزاد کشمیر کے علاوہ دیگر تنظیمات نے بھی اس سلسلہ میں کچھ نہ کچھ محنت شروع کر دی جو باعث مسرت ہے۔

کوٹلی سے تقریباً ۲۵ کلومیٹر مشرقی جانب کے نواحی سرحدی علاقہ گوئی (سینی محلّہ بقال) سے تعلق رکھنے والے دس خوش نصیب خاندانوں کو اللہ پاک نے قادیانیت کے جھوٹے مذہب سے تائب ہو کر قبولِ اسلام کی دولت سے نوازا، ان میں محمد امین ولد عیسیٰ خان، محمد الیاس ولد عیسیٰ خان، محمد ریاض ولد عیسیٰ خان، چودھری خضر حیات ولد اللہ دتہ، محمد فاروق ولد خضر حیات، محمد معروف ولد خضر حیات، چودھری موسیٰ خان ولد اللہ دتہ، چودھری غلام مصطفیٰ ولد دل پذیر، ساجد محمود ولد غلام مصطفیٰ، طلعت محمود ولد غلام مصطفیٰ کے نام شامل ہیں، ان افراد نے اپنے خاندانوں بیوی، بچوں سمیت اسلام قبول کر لیا۔ ان میں محمد الیاس ولد عیسیٰ خان قادیانی جماعت کے (شعبہ وقف جدید) سیکرٹری بھی رہ چکے ہیں۔

قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام میں داخل ہونے والے دس خاندانوں کے قبول اسلام پر تمام مسلمانوں میں خوشی کی لہر پیدا ہو گئی۔ نو مسلموں کو مبارک باد پیش کرنے کے لیے ۲۷/ مارچ ۲۰۱۴ء کو تحریک تحفظ ختمِ نبوّت کے ایک وفد نے اس علاقہ کا خصوصی دورہ کیا، اس وفد میں تحریک کے رہنماؤں علامہ عبدالخالق نقشبندی، ندائے ختمِ نبوّت کے مدیر مسئول محمد مقصود کشمیری، علامہ عبدالغفور تابانی کے ہمراہ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا مسرور کے رضاعی بھتیجے نو مسلم حاجی شمس الدین بھی شریک تھے۔ تتہ پانی سے تحفظِ ختمِ نبوّت کے ایک بے لوث مجاہد صوبیدار (ر) نذیر بھی ہمراہ ہو گئے۔ گوئی کے علاقہ سینی میں جب تحریک کا وفد پہنچا تو علاقہ میں نو مسلم خاندانوں نے تحریک کے وفد کو خوش آمدید کہا اور قادیانی جماعت کے موجود سربراہ مرزا مسرور احمد کے رضاعی بھتیجے نو مسلم حاجی شمس الدین کا شاندار استقبال کیا اور ان کے گلے میں ہار ڈالے، اس موقع پر معززین علاقہ اور سیاسی رہنما، نمبردار بشیر بھی موجود تھے۔ تحریک کے وفد کے ہمراہ حاجی شمس الدین کے اس علاقہ میں جانے سے نو مسلموں کی حوصلہ افزائی ہوئی، اس موقع پر سابق قادیانی نو مسلم حاجی شمس الدین نے قادیانیت ترک کرنے کی وجوہات اور اپنی کارگزاری سناتے ہوئے نو مسلموں کو قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام کے دامن میں داخل ہونے پر خصوصی مبارک باد دی اور کہا